اَلنُّکتَۃُ علٰی مِرَاءِ کلکتّہ
اَلنُّکتَۃُ عَلٰی مِرَاءِ کلکتّہ
مفتی اعظم ہند شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ
مولانا مصطفےٰ رضا خان قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ
اعلیٰ حضرت نیٹ ورک
Alahazrat Network

[illegible] ۱۳۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحسبنا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ والصلاۃ والسلام
علی رسول اللہ وآلہ وصحبہ المؤیدین بنصر اللہ ۔۔

حمد اُسکے وجہ کریم کو علمائے کلکتہ نے حق قبول دیا جو ہم کہتے تھے
اُسی کو زمانہ رسالت سے ثابت مان لیا مخالفون کے اوہام کو خاک برابر کیا

مسلمانو بحمد اللہ تعالی روز اول سے ہمارا فتوے ہمارا عمل ہمارے رسائل یہی کہہ رہے ہیں کہ اذان
حدود مسجد یا فنائے مسجد میں ہو داخل مسجد مکروہ وممنوع ہے یہی ائمہ کی تصریحات میں یہی حدیث
سے ثابت ہے حدود مسجد میں مسجد کی دیواریں فصیلیں دروازہ زہاں ہاں وہی دروازہ عمارت
مسجد جو دیوار سے پیچھے کھلا چھوڑتے ہیں وہی مراد ہے یہ سب داخل ہیں اور مسجد بمعنے
محل نماز سے باہر ہیں اذان بیرون مسجد کے لیے اسیقدر درکار ہے کہ حدود مسجد سے بھی
باہر ہو (۱) یہان کے فتوی میں تھا اگر صحن مسجد کے بعد مسجد کی بلند دیوار ہے تو اُسپر
قیام مؤذن کے لائق تراش لین دیکھیے خاص دیوار مسجد [illegible] زان بھائی اور بلندی کی
قید اسلیے کہ فصیل ہے تو اُسی پر کھڑے ہوکر جاوات خطیب و بیرون مسجد دونوں حکم ادا ہوجائینگے
(۲) حدیث ابی داود شریف سے استناد تھا جس میں ہے کہ حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر
اذان ہوتی پھر کہا اسیقدر میں بد کے لیے درکار ہے (۳) فتح القدیر کی عبارت سے استدلال
تھا کہ ای فی حدودہ لکراہۃ الاذان فی داخلہ دیکھو حدود مسجد میں اذان باقی اور جوف مسجد میں
مکروہ (۴) سلامۃ اللہ لاہل السنہ صفحہ ۱۰ و صفحہ ۱۹ میں صراحۃ انکار تھا کہ مسجد نبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم میں کوئی صدر دروازہ الگ نہ تھا یہی تین طرف تین دروازے تھے شمالی
دروازہ ٹھیک محاذی منبر اطہر تھا (۵) صفحہ ۱۲ پر تھا باب مسجد اطاق اول نیز خارج مسجد
ہے اور یہاں اذان خارج المسجد کو اسیقدر درکار ہے (۶) وہیں نوٹ میں تھا اذان کے لیے دیوار

مسجد خارج مسجد ہو (۷) اُسی مین تھا یہان مسجد مین آکر دیکھین ہمیشہ سے اذان پنجگانہ فصیل
مسجد پر ہوتی ہی فصیل مسجد دیوار مسجد نہین تو کیا ہی (۸) صفحہ ۲۲ مین تھا سطح مسجد پر صبح وغیر
نمازون کی اذان ثابت ہی (۹) اذان من اللہ حصہ دوم مین تھا کیا کوئی عاقل گمان کریگا کہ
جسے مین یدیہ کہا جوف مکان مین ہی دروازہ محاذی پر نہین (۱۰) اُسی مین تھا آپ نے
نہ جانا کہ اذان کس معنی پر باہر ہی کیا مسجد کے دو اطلاق نہین ایک موضع صلاۃ فصیلین
دیوارین دروازہ سب اس معنی پر مسجد سے خارج ہین اور اُسکے توابع۔ دوسرا احاطہ دیواری
مسجد مع مافیہ یعنی وہ سب داخل مسجد ہین خود قرآن عظیم مین دونون محاورے موجود
اذان یعنے اول خارج مسجد تھی اور اسیقدر اُسے درکار ہی ان تصریحات سے ہمارا مدعا
آفتاب کی طرح روشن ہی مخالفین اسکے منکر تھے اور اسپر بین یدیہ و عندہ سے سند لاتے
اور یہ گمان کرتے تھے کہ دروازہ عمارت مسجد محاذی منبر پر اذان ہوئی تو بین یدی الخطیب
نہ ہوگی عند المنبر نہ ہوگی جب تک جوف مسجد کے اندر خاص منبر کے برابر نہ ہو اسکا مدار
محض نافہمی پر تھا جسکا سُو سُو بار جواب آذان من اللہ و قایۃ اہل السنہ حق نما فیصلہ سلامۃ اللہ
لاہل السنہ نفی العار و غیرہا رسائل مین دے دیا گیا مخالفین پر علمی اعتراضات کا شمار
ڈیڑھ ہزار سے زائد ہوا اور ایک کا جواب نہین دے سکتے اب تازہ رسالہ سقن زو کبید
کہ زیر طبع ہی اُن پر کامل ایک ہزار رد اس مین ہین۔

حمد اُسکے وجہ کریم کو کہ علمائے کلکتہ نے ہمارا دعوی مانا اور اُسی کو زمانہ رسالت
سے ثابت جانا اور عذرات مخالفین کو ٹھنڈا کر دیا۔ دیکھو صفحہ ۱۰ پر اُسی
حدیث ابی داود سے سند لائے جو ہماری سند اور یہان کے فتوے مین سب سے پہلے مذکور ہی
پھر کہا باب المسجد کی تعیین ضروری ہی کہ اصل محل نزاع یہی ہی ظاہر ہی کہ حضرت کے زمان مبارک
مین دروازہ احاطہ یعنی کوئی پھاٹک نہ تھا بلکہ دروازہ عمارت مسجد جو دیوار سے کچھ کھلا حصہ
چھوٹتے ہین وہی مراد ہی بوقت بنائے مسجد نبوی تین در تھے ان مین سے ایک در محاذاۃ
منبر شریف تھا پھر اسپر صحیح بخاری شریف کی سند لا کر کہا اس سے ظاہر ہی کہ سامنے
منبر شریف کے جو دروازہ ہی وہ یہی ہی نہ کوئی پھاٹک خارج مسجد اور یہ در بین یدی الخطیب

بھی ہی اور عند المنبر بھی ہے مسلمان دیکھین بحمدہ تعالی یہ بعینہ وہی بات ہی جو ہمارا مدعا ہی
بعینہ وہی بیان ہی جو ہمنے لکھا ہی بین یدی اور عند کا بھی پردہ کھول دیا کہ دروازہ مسجد محاذی
منبر پر اذان ہوئی بین یدی الخطیب بھی ہو گئی اور عند المنبر بھی برخلاف مخالفین کہ ان دونوں
لفظون سے خواہ مخواہ جوف مسجد کے اندر منبر کے برابر اذان لازم مانتے تھے شاید علمائے
کلکتہ کو غلط خبر پہنچی یا اشتباہ ہوا کہ اہل حق دروازے سے احاطہ بیرونی کا پھاٹک مراد
لیتے ہین نہ کہ عمارت مسجد کا دروازہ اور مسجد کی چار دیواری سے باہر اذان دینا ضروری
جانتے اور حدود مسجد مین مکروہ مانتے ہین لہذا خلاف کا نام لیا لیکن اہل حق کا فتوے
عمل رسائل سب شاہد ہین کہ یہ اشتباہ محض بے اصل ہی ہم خود حدود مسجد مین اذان
مانتے اور اسی کو زمانۂ رسالت سے ثابت کرتے اور ہمیشہ سے اسی پر عمل رکھتے ہین
ہم تو موضع صلاۃ سے باہر لیتے ہین یعنی وہ زمین محل نماز کہ دیوارون کے اندر ہی جسمین
کنارہ صحن تک داخل اور ساری عمارت اُس سے خارج صرف اُسی زمین مین مکروہ ہی اور
اُسکے ماسوا مین جائز اگرچہ وہ جگہ چار دیواری مسجد کے اندر ہو یہان کے مجتہدے مین فصیل
حوض کا مسئلہ موجود ہی کہ حوض کہ بانی مسجد نے قبل مسجدیت بنایا اگرچہ وسط مسجد مین ہو وہ
اور اسکی فصیل ان احکام مین خارج مسجد ہی لانہ موضع اعد للوضوء کما تقدم تو علمائے کلکتہ کا قول یہ
کہ پس دونون روایتون سے معلوم ہوا کہ حضرت کے زمان مبارک مین اذان خارج مسجد ہوتی
ہی نہ تھی بلکہ یا تو ظہر مسجد پر یا باب المسجد پر حرف بحرف ہمارے موافق ہی ایسی خارج مسجد کہ
مسجد کی دیوارون سے بھی باہر ہو نہ ہمارے نزدیک ضرور نہ ہم اُسے زمانہ رسالت سے
ثابت کہین اور جو ہمارے نزدیک ضرور اور زمانۂ اقدس سے ثابت ہی یعنی زمین محل
نماز سے باہر ہونا وہ خود علمائے کلکتہ کو تسلیم ہی کہ زمانہ رسالت مین اذان یوہین تھی ظہر
مسجد پر یا باب المسجد پر امید ہی کہ اب تو علمائے کلکتہ بھی ہمارے ساتھ اس
سنت کے اجرا مین کوشش فرمائینگے کہ وہ خود اسی کو سنت سے
ثابت مان چکے وللہ الحمد ابداً

تحریر کلکتہ بحیثیت حدی نظر

اصل مقصود دین میں موافقت کے بعد زوائد کی طرف توجہ کی حاجت نہیں و ان میں بحمد اللہ تعالے
کوئی حرف ظاہر جواب سے رہ گیا ہو تو رسائل اہل حق مرسل ہو چکے ہیں اُن کا ملاحظہ بعونہ
تعالی تشفی کافی کر دیگا پھر بھی احتیاطاً چند نکات کی طرف اشارہ کر دیں کہ العاقل تکفیہ
الاشارہ اگر حاجت پڑی بعونہ تعالی ایضاح کر دیا جائیگا اگرچہ رسائل اہل حق نے بفضلہ تعالی
کوئی حاجت ایضاح باقی نہ رکھی یہ نکات اجوابات پر ہو گئے مگر ہمارا روئے سخن جناب مکرم
ذی المجد والکرم مولانا مولوی محمد ولایت حسین صاحب کی طرف ہے کہ بفضلہ تعالے
خالص سنی عالم ہیں دیوبندی صاحبوں کو اصول ایمان میں خلاف ہے انھیں ایک ایسے فرعی
مسئلہ میں الجھانے کا کیا حق ہے جسے تین میں نمبر دوم پر ہے اشرفعلی شاید یہ مولوی تھانوی
صاحب نہ ہوں اور اگر وہی ہیں تو آپ پر تو اور رسائل کثیرہ عقائد در کنار خاص اس مسئلہ
اذان میں وقایۃ اہل السنۃ اور پھر تو سرائی کے ساڑھے تین سو سوالوں کا قرض مہینوں
سے ہی کیا آپ نے ادا کر لیا کہ زائد کی تمنا ہی بارے وقایہ نے نفع تو دیا کہ اس تحریر میں مدعائے
اہل حق قبول کیا اپنے کا میوڑی او ہا ہے سے عدول کیا اگرچہ اندیشہ خویش اہل حق کا ایک
غلط مدعا تراشکر اس پر کلام فضول کیا اور وہ بھی وہ جسے صدہا بار اہل حق نے مردود و
مخذول کیا پھر بھی اگر آپ تھانوی صاحب ہیں تو ضرور آپکی طرف بھی روئے سخن ہے اگرچہ
حیثیت مختلف ہے جناب مولنا مولوی ولایت حسین صاحب سے خالص دوستانہ
موافقانہ مذاکرہ علمیہ کے طور پر سوالات ہیں کہ جناب اپنی حق پرستی حق دوستی سے انکا انصاف
فرمادیں اور آپ پر وہی تیرہ برس چلے جو سالہا سال سے ہو لیے اور آپ نے اپنی خاموشی
ہی دکھائی یہاں تک کہ الیوم نختم علی افواہہم کی ساعت قریب آئی نیز ہمارا خطاب
جناب مولوی عبد الحق صاحب دہلوی و مولوی عبد الوہاب صاحب بہاری سے
بھی ہے بہ تعیین حیثیت ان صاحبوں کی طرز عمل پر ہے کیا اچھا ہو کہ اس آخر سے پہلا دل میں
شامل ہوں باقی غیر معروف صاحب اگر اپنے نزدیک حضرات مذکورین کے مثل یا ایسے
اشل ہوں تو انکے عین ہیں و حسبنا اللہ و نعم الوکیل و اللہ یقول الحق و ھو یھدی

السبیل س (۱) کیا مطلق اپنے جس مصداق میں مستعمل ہو حقیقت نہیں کیا بعض جگہ بعض میں استعمال بغیر وضع ہوگا اور جگہ اور میں تجوز ٹھہرے س (۲) کیا وضع لغت بیان وضع کو نہیں تفسیر ائمہ لغت کو بلا دلیل صریح مجاز بتانا صواب ہے یا خطا و مکابرہ س (۳) کیا معانی ارشاد فرمودہ قرآن عظیم میں بے تصریح معتمدین ادعائے تجوز کا اختیار ہے س (۴) شیاطین کہ مکانات بناتے اور حوضوں کے برابر لگن اور دو پہاڑوں پر کھکر پکانے کی دیگیں گڑھتے اُس وقت سلیمٰن علیہ الصلاۃ والسلام سے اُنکے کتنے قرب پر کرتے ومن الجن من یعمل بین یدیہ کو دلالت ہے س (۵) کیا کسی معتمد نے تصریح کی ہے کہ یہاں اللہ تعالےٰ نے مجازاً فرمادیا ہے س (۶) مطلق کہ اصدق علیہ میں محمول ہوا ور قرائن مبیّن کیا وہی بیان ہر جگہ کام دیگا اگرچہ وہاں وہ قرینہ نہ ہو س (۷) کیا مطلق سے خصوص احد المصادیق پر استدلال دلیل عام اور دعوی خاص نہیں س (۸) کیا کسی معتمد نے بین حضرت کو غیر مقابل غیبت کہا ہے کیا لغت میں بھی اجتہاد کو دخل ہے س (۹) کیا اذان ثانی اذان شرعی نہیں کیا کسی معتمد نے اسکی تصریح کی اگر نہیں تو زمانہ رسالت ہی سے یا بعد سے اگر بعد سے تو وہ کون تھا جس نے اُسے شرعی سے غیر شرعی کر دیا س (۱۰) کیا ائمہ نے نہ فرمایا کہ اذان اعلام غائبین کے لیے مشروع ہوئی کیا نہ فرمایا کہ اذان اعلام غائبین ہے اور اقامت اعلام حاضرین اُنکے ان اقوال کا کسی معتمد نے کہ اُنکے مثل یا اُن سے افضل ہو رد کیا ہے س (۱۱) ہمارے علما نے خاص اذان خطبہ کو بھی اعلام غائبین کے لیے بتایا یا نہیں علی الاول کسی مثل یا افضل نے رد کیا س (۱۲) کیا ہمارے علما کے نزدیک اختلاف اغراض اختلاف انواع نہیں. کیا دو نوعوں کا ایک ایک فرد متحقق ہونا اُن میں سے ایک کی تکرار ہے کیا کوئی عاقل آدمی کے بعد گھوڑا آنے کو کہیگا دوبارہ پھر آدمی آیا س (۱۳) نیت و مقصد روح عمل ہے یا نہیں اسکی تغیر تغیر عمل ہے یا نہیں اگرچہ صورت ہے س (۱۴) سنّہ کی کیا تفسیر ہے کس معتمد کی تحریر ہے دیگر اذان اُس میں داخل ہے یا نہیں س (۱۵) امام و قدام ظروف مبہمہ سے ہیں یا نہیں س (۱۶) کیا قرآن عظیم میں ہر جگہ بین یدی مقارن خلف ہے. کیا جہان نہیں وہاں ست جگہ اتحاد قرب لحوظ ہے س (۱۷) کیا جگہ قرب کی ایک حد مخصوص مفاد لفظ ہے یا بقرینہ مقام ہر شے کا قرب اُسکے لائق . علی الاول وہ حد

سوال اور جواب کے لیے پندرہ دن کی مہلت ۱۵

منصوص کیا ہی اور کس نے اسکی تصریح کی علی الثانی کیا دلیل ہی کہ مسئلتین مرہ و اذان مین مقام
حد واحد کا مقتضی س (۱۸) منبر شریف سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے دروازۂ شمالی مسجد اطہر
تک کتنا فاصلہ تھا۔ اتنے فاصلے تک عند اور قرب آپ خود مان رہے ہین اس سے کتنے زائد
منتفی ہو جاینگے اور وجہ فرق کیا ہی جبکہ اتنا فاصلہ بھی اپنے نصف سے ابعد ہی اور اتنے سے دو چند
بھی اسکے سہ چند سے اقرب کیا ائمہ معتمدین نے کوئی تحدید کی ہی کی ہو تو کس نے اور کیا س (۱۹)
مستدل بالقرب کو استعمال فی البعید کا سلب کلی درکار ہی اور مانع کو ایجاب جزئی بس یا اسے
ایجاب کلی کی حاجت س (۲۰) کیا حرز مشروط بملک ہی کیا ودائع حرز مودع مین نہین کیا مودع ودیعت
سے سو کوس پر ہو جب بھی عندی لفلان کذا نہین کہتا اس وقت حرز بمعنی حفظ بالید یا بالعین ہے
یا بمعنی تسلط۔ کیا بمعنی خدم حرز مخدوم تلامذہ حین طلب حرز مدرسین اذان خطبہ حرز خطیب
مین نہین کہ جبتک جلوس منبر نہ کرے نہ ہوگی بعد جلوس تاخیر نہ کریگی س (۲۱) کیا مسجد صحن کشادہ
اور فناحجرات حوالی کو شامل نہین سلب کو ایجاب اور ایجاب کو سلب بنانا تاویل ہی یا تحریف
وتحویل س (۲۲) کیا اولویت اہمیت علت ممانعت وکراہت ہوسکتی ہی کیا ترک مستحب
مکروہ وممنوع ہی س (۲۳) کیا کسی معتمد نے مسئلہ کراہت وممانعت اذان فی المسجد کی عدم
اہمیت سے تعلیل کی ہی س (۲۴) کیا مقلد محض وہ بھی وہ کہ ہنوز مقلدین ممیز کے مرتبہ سے بھی
منزلوں پیچھے ہو کسی حکم کی علت اپنی رائے سے ایجاد اور اُس پر حکم کا ادارہ کرسکتا ہی س (۲۵)
کیا محاذات خطیب اذان خطبہ مین سنت مقصودہ نہین کس معتمد نے اسکے زائد وغیر مقصود ہونیکی
تصریح کی ہی س (۲۶) جہان دو امر مقصود ہون اور اُن مین ایک نامحدود جسکا استیعاب نامیسر
صرف اس مین ایک زیادت کے لیے دوسرا کلیۃً ترک کر دینا شرع وعقل کے نزدیک مقبول
ہے یا مردود س (۲۷) کیا صعود ونزول سطح مسجد کے سوا سقف بیت وغیرہ مین نہین ہو سکتے
س (۲۸) کیا کسی روایت معتمدہ مین آیا ہی کہ زمانہ امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالی عنہ مین
دروازۂ مسجد پر اذان نہ ہوتی تھی یا وقائع بھی اپنی رائے سے تراشے جاسکتے ہین س (۲۹) دروازہ
سرکا مستدل حل ہی یا مطلقا انتفا کیا اذان علی الباب مین اُس دروازہ کا تشخص شرط تھا س (۳۰)
تحقیق مناط رسائل اہل حق مین بروجہ روشن ہو چکی ہی اور یہان بھی ایما کر دیا جس سے واضح کہ بحث محقق

ابن الہمام کو ہمارے بیان سے اصلا تنافی نہیں ہاں فہم خلاف پر اتنی گزارش باقی کہ ابن ہمام تو مسجد ہی کے اندر کچھ ہی دور لیجانے سے (اگر یہ کا لفظ تو مجیب کیسے) تحاشی کرتے ہیں مگر خود آپکو اقرار ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وصدیق فاروق رضی اللہ تعالی عنہما اُسے مسجد کے تمام نزدیک دو دو حصوں سے باہر دروازے پر لیگئے ابن الہمام کی بحث معتبر ہے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وصدیق وفاروق کی سنت خصوصًا وہ بحث بھی کیسی ہمارے ائمہ کرام کے مذہب صحیح ومصحح کے خلاف جسے ذخیرہ وبحر میں ظاہر الروایۃ ومذہب کہا اُسی طرف امام محمد نے اصل میں اشارہ فرمایا فتاوی ذخیرہ وبحر الرائق ومراقی الفلاح وغنیہ ذوی الاحکام وفتح اللہ المعین وغیرہا میں اُسکو صحیح واصح کہا نقایہ وغرر وتنویر ومنیہ ونہایہ ودرایہ وکافی وخلاصہ ووجیز کردری ومحیط وصدر الشریعہ ودرر وبرجندی ودر مختار ومجمع الانہر وشلبی وہندیہ وعمدۃ وغیرہا میں اُسی پر جزم کیا اجلہ ائمہ امام قاضیخان وامام ظہیر الدین مرغینانی وامام شیخ الاسلام وغیرہم اجلہ اعلام نے اُسی پر اعتماد فرمایا ہے (۳۱) عبارت امام ابن الہمام مذکورہ تحریر کہیں صغیر وکبیر کا تفرقہ یا نفیا یا اثباتًا خلاصہ یا جوامع یا فتح میں کبیر کی تخصیص ہے یا کسی مجیب کو نقل میں الحاق کا ہے (۳۲) مسجد صغیر وکبیر میں کہ مجموع کبقعہ واحدۃ ہونے نہ ہونے کا ائمہ نے فرق کیا اس میں لقعہ واحدہ صغیر لیا یا کبیر کو کیا کبیر میں اثبات صغیر میں نفی سمجھنا کسی عاقل کی سمجھ ہے ہے (۳۳) بحث محقق نے جو اتحاد بقعہ کا ہوا دیا وہ صغیر کیطرف ناظر ہے یا کبیر کی کلام علما کو بالکل معکوس کر دینا کسکا کام ہے ہے (۳۴) ائمہ کہ صدہا جگہ ایک شے کو دوسری شے محسوس میں حکمًا داخل فرماتے ہیں حکم نے تغییر حس تو ضرور کی مصداق حکمی کو مصداق حسی سے اوسع کر دیا کیا کوئی عاقل با ادب انسان کہہ سکتا ہے کہ یہ گویا محسوس کا انکار ہے ہے (۳۵) انکار محسوس مجنون لایعقل یا سخت معاند مکابر ہٹ دھرم کے سوا کسکا کام ہے کیا ہمارے ائمہ مذہب امام اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد وسائر ائمہ ممدوحین یا اُن میں بعض ہی اس شناعت شنیعہ سے طعن کے قابل ہیں ایسا طاعن سخت گستاخ بے ادب ہے یا نہیں ہے (۳۶) کلام فتح میں معاذ اللہ اس طعن ناپاک کا کہاں نشان تھا کلام علما میں ائمہ کے لیے دشنام ملانا اور اُنکی طرف نسبت کر دینا ائمہ کو گالی اور علما پر بہتان دونوں کبائر کا جامع ہے یا نہیں ہے (۳۷) امام عینی عبارت منقولہ تحریر کلکتہ میں جمعہ کی دو اذانیں ہونے پر عمل کا استقرار اور بلاد امصار بتاتے ہیں یا مسجد کے اندر اذان ہونیکا اس عبارت میں مسجد کے اندر کون سی لفظ کا ترجمہ ہے ہے (۳۸) کیا فتح الباری میں عبارت منقولہ تحریر کلکتہ سے پہلے اُسکا تفسیر جو میر سے ہونا اور اُسکے بعد متصلًا اُسکا

منقطع ہونا پھر ثابت ہونا پھر مستند ہونا مصرح نہ تھا کتاب کے حوالہ سے ایک سند لانا وارد ہیں ہیں جو اُسکے
رد اُسکی تضعیف اُس پر جرح مذکور ہو چھپانا قطع برید ہے یا کیا (۳۹) الحمد للہ تو آپنے قبول کیا کہ
زمان اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرات عالیات صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہما میں اذان خطبہ مسجد کریم کے دروازے پر ہوتی تھی کہیں کسی حدیث میں یہ بھی دیکھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین نے منبر سے ملا کر یا مسجد کے حصہ مسقف کے اندر یا نہ سہی
صحن مسجد کے اندر کبھی دلوائی ہو (۴۰) اخیر میں یہ بھی ارشاد ہو جائے کہ یہ کلکتہ والی تحریر پہلے کے فتوی
و رسائل کو دیکھ کر ہوئی یا بے دیکھے علی الاول موافقت کو مخالفت قرار دینا اور خود جسے زمانہ رسالت
و خلافت میں مانا اُسکے احیا کو احیائے سنت جاننا بلکہ معاذ اللہ اتباع غیر سبیل المومنین کہنا اور اُسکے احیا پر
الحمد للہ کہنے کو جرأت و بیباکی ٹھہرانا کس درجہ اتباع غیر سبیل المومنین و جرأت و بیباکی ہے علی الثانی بے دیکھے
رجما بالغیب حکم لگانا اور موافق کو مخالف بنا لینا دل سے تراش کر دوسروں کی طرف نسبت فرمانا اور
اُس پر بنائے مخالفت دین و تشنیع رکھنا کس شریعت میں حلال ہے میں اول عرض کر چکا ہوں کہ یہ نکات
جواب طلب پیدا رکھے ہیں اور حضرات مخاطبین پر انکا انصاف رکھا ہے براہ مہربانی اولاً ہر سوال کا جواب
میں پہلے صاف صاف لا یا نعم فرما دیں اسکے بعد تاویل توجیہ غیر جتنی چاہیں فرمائیں ثانیاً جو باتیں ثبوت
طلب ہیں ائمہ معتمدین سے انکے ثبوت مع حوالہ صحیحہ کتب معتمدہ دیے جائیں خالی زبانی ارشاد پر قناعت ہو ثالثاً
ہر سوال کا جواب نمبر وار عنایت ہو بہت جگہ ایک سوال میں کئی کئی استفسار ہیں ہر ایک کا جواب مرحمت ہو
رابعاً ہر سوال میں اگر باہم تقسیم فرمالیں تو بیس تیس اور ایک ثلث یا دس آئینگے اگر ایک رات میں ایک ایک ہی
سوال کا جواب عطا ہو تو دو مہینے سے کم میں ممکن لہذا روز و صبح کے پندرہ صوبوں محض خالصاً لوجہ اللہ اعانت امر دین کے لیے
جواب عطا فرما دیں وہی معاملہ ہو شرعی مسئلہ ہے جسکا اسی پہلو تیرہ کی کیا سے یہ سب اس صورت میں ہے کہ اس بیان کے
بعد بھی خلاف ہی منظور رہے اور اگر بتوفیق اللہ تعالیٰ ظاہر ہو گیا کہ کسی اشتباہ یا ساختہ غلط افواہ کے باعث
سوال کو مخالف سمجھ لیا تھا تو الحمد للہ مسلمان کا شعار ہے حق کی اعانت فرض کی ہو اُسے یاد کرکے اعلان فرما دیں کہ
بیشک دربارہ اذان خطبہ فتوی والے علمائے بریلی و پیلی بھیت و مراد آباد و جبلپور و آرہ و مارہرہ و احمد آباد
و رشیر جو کچھ لکھا شریف و تصدیقات علمائے بغداد معلی و مقدس و کابل و پشاور و کاٹھیاواڑ و خاندیس و کشمیر و جموں و
راولپنڈی و بمبئی و حیدرآباد و مدراس و میمن سنگھ بنگال جنوبی افریقہ و دہلی و لکھنؤ و بنارس و آگرہ و دکن و نیورہ و آباد و آ...